عبدالرشید ارشد (جوہرآباد)

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مرزا قادیانی

میں اپنے مرحوم بھائی، مفتی محمد الدین صاحب کی یاداشتوں کا مطالعہ کر رہا تھا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے متعلق دو واقعات سامنے آئے۔ میں نے سوچا کہ ''نقیبِ ختم نبوت'' کے قارئین کو بھی حاصل مطالعہ میں شامل کرلوں۔ یہ واقعات یقیناً تاریخ احرار کا حصّہ ہوں گے۔

یہ ۱۹۲۲ء یا ۱۹۲۳ء کا واقعہ ہے جب امرتسر کی جامع مسجد بڑھا میں حضرت مولانا نور احمدؒ صاحب مہتمم ہوا کرتے تھے۔ قادیانیوں نے امرتسر میں جلسہ کرنے کا ارادہ کیا تو مولانا نور احمدؒ نے امرتسر کے تمام علماء کو جمع کیا اور کہا کہ اگر ان لوگوں کو جلسہ کرنے کی اجازت دے دی گئی تو یہ بعد میں بہت تنگ کریں گے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ان دنوں طالب علم تھے۔ آپ نے بھری مجلس میں فرمایا کہ وہ جلسہ بند ہوگا اور انہیں اجازت نہیں دی جائے گی۔ الغرض مرزائیوں نے ایک سینما ہال میں جلسہ کرنے کا پروگرام بنایا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ چند طالب علموں کے ساتھ ہال میں جا پہنچے۔ جیسے ہی مرزا بشیر الدین نے قرآن کی تلاوت شروع کی آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ بشیر! قرآن صحیح پڑھو۔ اس پر ہنگامہ ہوا۔ شاہ صاحب باقی طلبا کے گھیرے میں آگے بڑھے اور سٹیج الٹ دی۔ ہال سے باہر آئے اور ایک تانگے پر کھڑے ہوکر تقریر شروع کردی۔ یہ خبر آگ کی طرح امرتسر میں پھیل گئی۔ لوگ جمع ہونے لگے اور نعرے لگنے لگے۔ پولیس آئی اور دورویہ کھڑے ہوکر مرزائیوں کو ہال سے نکالا۔ شاہ صاحب کی تقریر جاری تھی۔ جب بشیر الدین محمود ہال سے سڑک پر آیا تو لعنت لعنت کا شور بلند ہوا اور ساتھ ہی جوتوں کی بارش بھی، پھر دوبارہ ۱۹۳۴ء تک کسی کو امرتسر میں جلسہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

۱۹۳۴ء میں دوبارہ مرزائیوں نے امرتسر میں جلسہ کرنے کا پروگرام بنایا تو حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ (بانی جامعہ اشرفیہ لاہور) نے تمام علماء کو اکٹھا کیا اور ان سے کہا کہ آج سے ۱۲، ۱۳ سال قبل مرزائیوں کا راستہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے روکا تھا۔ اب یہ دوبارہ آرہے ہیں انہیں روکنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔ چنانچہ ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اِدھر مرزائیوں نے جلسہ شروع کیا اُدھر چند مولوی حضرات اور طالب علموں نے جوابی کارروائی کردی جس کے نتیجے میں جلسہ درہم برہم ہوگیا۔ ۴ علماء اور ۱۲ طالب علم گرفتار ہوئے جن کو چھ چھ ماہ قید سنا کر ملتان جیل بھیج دیا گیا۔ جس عدالت میں یہ مقدمہ چل رہا تھا اس کا جج ایک ہندو تھا۔ اس ہندو مجسٹریٹ نے ملزمان کے وکیل سے اشارۃً یہ کہا کہ اگر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مجھے کہہ دیں تو میں سب کو بری کردوں گا۔ مفتی محمد حسن صاحب کو علم ہوا تو آپ نے شاہ صاحب کو کہلا بھیجا۔ شاہ صاحب نے جواب دیا کہ ''اگر اِن حضرات نے جہاد کی نیت سے یہ فعل کیا ہے تو ہر تکلیف برداشت کرنی چاہیے اور اگر شرارت کی نیت سے کیا ہے تو شرارت کی سزا ملنی چاہیے میں سفارش کیوں کروں؟''